سوال

(239)ترک شدہ روزوں کا فدیہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی فوت ہوا اوراُس کے ذمے رمضان کے کچھ روزے تھے، اب اس کی طرف سے ترک شدہ روزوں کا فدیہ دیا جائے یا کوئی عزیز رشتہ دار اس کی طرف سے فوت شدہ روزوں کو رکھے، کتاب وسنت کے مطابق اس کے متعلق کیا ہدایات ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

روزہ ایک عبادت ہے اور عبادات میں نیابت نہیں ہوتی بلکہ اسے انسان نے خود ہی ادا کرنا ہوتا ہے ہاں اگر کسی عبادت میں قرآن وحدیث سے نیابت ثابت ہو تو اس پر عمل کیا جا سکتا ہے بصورت دیگر توقف کرنا ہو گا مثلاً کسی انسان کی ترک کردہ نماز کو دوسرا ادا نہیں کر سکتا، البتہ روزہ میں نیابت قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے اس سلسلہ میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ''جو انسان فوت ہو گیا اور اس کے ذمے کچھ روزے ہوں۔''[1]

حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ نے اس عنوان کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھا ہے: کیا اس کی طرف سے روزے رکھنا مشروع ہے یا نہیں؟ کیا ہر قسم کے روزوں کو یہ حکم شامل ہو گا یا یہ حکم خاص روزوں سے متعلق ہے؟ کیا روزے ہی رکھے جائیں یا کھانا بھی کھلایا جا سکتا ہے؟ کیا یہ کام ولی یا سرپرست ہی کر سکتا ہے یا دوسرے بھی یہ کام کر سکتے ہیں۔[2]

اس عنوان کو ثابت کرنے کے لیے امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص فوت ہو گیا اور اس کے ذمے کچھ روزے تھے تو اس کا سرپرست اس کی طرف سے روزے رکھے۔''[3] وضاحت کرتے ہوئے ایک اور حدیث پیش کی جاتی ہے جسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! میری والدہ فوت ہو گئی ہے اور اس کے ذمے روزے تھے، کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں! اللہ کا قرض زیادہ حق رکھتا ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔[4]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فوت شدہ شخص کے ذمے اگر روزے ہوں تو اس کے وارث اس کی طرف سے روزے رکھیں، وہ روزے خواہ رمضان کے ہوں یا نذر کے یا کفارہ کے، سب کا ایک ہی حکم ہے کیونکہ یہ سب اللہ کا قرض ہے جسے ادا کرنا ضروری ہے، اگر اس کا سرپرست اس کی طرف سے روزے نہ رکھے تو ہر دن کے روزے کی جگہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا جائے جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ''جو شخص اس حالت میں فوت ہو گیا کہ اس کے ذمے مہینہ بھر کے روزے ہوں تو اس کی طرف سے ہر دن کے روزے کی جگہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا جائے۔''[5] یہ روایت اگرچہ مرفوعاً ضعیف ہے جیسا کہ امام ترمذی رحمة اللہ علیہ نے وضاحت کی ہے لیکن حضرت ابن عمر

رضی اللہ عنہ سے موقوفاً صحیح ہے۔ ایک دوسری روایت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ہے کہ اس کی طرف سے ہر دن کے روزے کے بدلے نصف صاع گندم دی جائے۔[6]

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلہ میں مزید توسیع کے قائل ہیں۔ انھوں نے امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ اگر میت کی طرف سے تیس آدمی ایک ہی دن روزہ رکھ لیں تو جائز ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1]بخاری، الصوم باب نمبر ۴۲۔

[2]فتح الباری، ص ۲۴۵، ج ۴۔

[3] صحیح بخاری، الصوم: ۱۹۵۲۔

[4] صحیح بخاری، الصوم: ۱۹۵۳۔

[5]ابن ماجہ، الصیام: ۱۷۵۷۔

[6] صحیح ابن خزیمہ، حدیث نمبر ۲۰۵۷۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:224

محدث فتویٰ